REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹

جلد ۴۸/۱۳ ۔ ۵ شہادت ۱۳۳۸ھش ۔ ۵ اپریل ۱۹۵۹ء ۔ نمبر ۸۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۴ر اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز علالت طبع کے باعث کل بھی مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھانے کے لئے تشریف نہیں لا سکے۔ نماز حضور ایدہ اللہ کی زیر ہدایت مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی اور خطبہ دیا۔

جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ابھی پوری طرح آرام نہیں آیا ہے۔ کل حضور دس بارہ قدم بغیر سہارے کے چلے تھے۔ احباب آخری عشرہ رمضان کے مبارک ایام میں خاص توجہ اور التزام اور درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو جلد صحت یاب فرمائے۔ اور پوری صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

امریکہ پاکستان کو ہلکے جیٹ بمبار مہیا کرے گا

طیارے اس سال کے آخر تک کراچی پہونچنے لگیں گے

واشنگٹن ۴ر اپریل۔ امریکی محکمہ دفاع نے کل اعلان کیا ہے۔ کہ امریکہ پاکستان کو بی ۵۷ قسم کے ہلکے بمبار جیٹ طیارے مہیا کرے گا۔ طیارے بھیجنے کا سلسلہ اس سال کے آخر تک شروع کر دیا جائے گا۔ محکمہ دفاع کے ترجمان نے یہ نہیں بتایا کہ پاکستان کو اس قسم کے جو طیارے ملیں گے۔ ان کی صحیح تعداد کیا ہوگی۔ یہ طیارے فوجی امدادی پروگرام کی شرائط کے تحت مہیا کئے جائیں گے۔ جس پر ۱۹۵۵ء میں عمل شروع کیا گیا تھا۔ یاد رہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان فوجی امداد کے ایک نئے سمجھوتہ پر حال ہی میں دستخط کئے گئے ہیں۔

درخواست دعا

مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نائب ناظر اصلاح و ارشاد گزشتہ دو تین روز سے بیمار ہیں۔ چہرے پر دانے نکلے ہوئے ہیں۔ ورم بھی ہے۔ اور بے چینی بہت ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ سے دعا فرمائیں۔

عراق اور مشرقی جرمنی کے درمیان معاہدہ

بغداد ۴ر اپریل۔ عراق اور مشرقی جرمنی نے ثقافتی اور سائنسی تعاون کے بارے میں ایک معاہدے پر دستخط کر دیئے ہیں۔

نئی دہلی ۴ر اپریل۔ دہلی کے ذمہ دار حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ دلائی لامہ عنقریب اقوام متحدہ جائیں گے۔

کراچی سے ایران تک ساحلی سڑک کی تعمیر

حکومت کی طرف سے چار لاکھ روپے کی منظوری

کراچی ۴ر اپریل۔ مرکزی حکومت نے کراچی سے جیونی تک سڑک کی تعمیر کے لئے چار لاکھ روپے سے زیادہ کی رقم منظور کی ہے۔ یہ سڑک بالآخر پاکستان کو ایران سے ملا دے گی۔ معاہدہ بغداد کی اقتصادی کمیٹی اس ساحلی سڑک کے منصوبے کی پہلے ہی منظوری دے چکی ہے۔ اس سڑک کی تعمیر کے لئے برطانوی حکومت ایک لاکھ پونڈ کی مالیت کا سامان بھی دے گی۔ اس سڑک کی تکمیل سے مکران کے ساحلی علاقہ کی ترقی میں بڑی مدد ملے گی یہ علاقہ ذرائع آمد و رفت نہ ہونے کی وجہ سے اب تک پسماندہ رہا ہے۔ اس سڑک کا قریباً ساڑھے چار سو میل لمبا ٹکڑا پاکستان میں ہوگا جو کراچی کو اورمارہ پسنی اور جیونی کی بندرگاہوں سے منسلک کر دے گا اس سلسلہ میں سروے کا کام پہلے ہی شروع ہو چکا ہے مرکزی حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس سڑک کے پسنی۔ گوادر اور جیونی سیکٹر کو جلد از جلد مکمل کیا جائے۔ اس پر دو لاکھ روپے سے زائد رقم صرف ہوگی

فرحت عباس ۸ر اپریل کو دہلی پہنچیں گے

نئی دہلی ۴ر اپریل۔ الجزائر کے مقامی دفتر سے اعلان کیا گیا ہے کہ آزاد الجزائری حکومت کے وزیر اعظم مسٹر فرحت عباس ۸ر اپریل کو نئی دہلی پہونچیں گے۔ اور یہاں ایک ہفتہ قیام کریں گے۔

متحدہ عرب جمہوریہ کے وزیر صنعت مستعفی

قاہرہ ۴ر اپریل۔ صدر ناصر نے وزیر صنعت جنرل رازق کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے۔ استعفیٰ کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ اس سے پیشتر، فروری کو حسن البغدادی وزیر اوقاف نے بھی استعفیٰ دے دیا تھا۔

وزیر خارجہ نیوزی لینڈ روانہ ہو گئے

کراچی ۴ر اپریل۔ وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر کل شام نیوزی لینڈ کے دارالحکومت ولنگٹن روانہ ہو گئے۔ جہاں وہ سیٹو کی وزارتی کونسل کے اجلاس میں شریک ہوں گے۔

تبتی عوام کے مذہبی راہنما دلائی لامہ بھارت پہنچ گئے

بھارت کی طرف سے انہیں سیاسی پناہ دینے کا اعلان

نئی دہلی ۴ر اپریل۔ بھارتی حکومت کے ایک ترجمان کے مطابق تبتی عوام کے راہنما دلائی لامہ کو بھارت میں سیاسی پناہ دے دی گئی ہے۔ ترجمان نے کہا درحقیقت اس پناہ کو سیاسی پناہ سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ اور ہم ان سے ایک معزز مہمان کا سا سلوک کر رہے ہیں۔ اس سے پیشتر پنڈت نہرو نے لوک سبھا میں تصدیق کی تھی کہ دلائی لامہ سرحد عبور کر کے بھارت پہنچ چکے ہیں۔ اور ان کی صحت اچھی ہے۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ تبت کے مذہبی پیشوا منگل کی شام بھارت پہونچے تھے۔ ان کے ہمراہ دوسرے اسی تبتی معززین بھی ہیں وہ بہت دشوار پہاڑی راستے طے کر کے ایسی حالت میں بھارت کی سرحد پر پہونچے۔ کہ چینی دستے ان کی تلاش میں سرگرداں تھے۔

گفت و شنید کا دروازہ ہمیشہ کھلا رہیگا

واشنگٹن ۴ر اپریل۔ صدر آئزن ہاور نے کل نیٹو کی دسویں سالگرہ پر نیٹو کی وزارتی کونسل کے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا مغربی طاقتیں سوویٹ یونین سے دیانتدارانہ گفت و شنید کا دروازہ ہمیشہ کھلا رکھیں گی۔ نیٹو کے سکرٹری جنرل پال ہنری سپاک نے مغربی طاقتوں سے اپیل کی۔ کہ وہ اجتماعی دفاع کی سرگرمیوں کو تیز تر کر دیں۔

پسماندہ ملکوں کی مالی ضروریات

لنڈن ۴ر اپریل۔ اقوام متحدہ کے خاص فنڈ کے منیجنگ ڈائریکٹر مسٹر پال ہوفمین نے کہا ہے کہ دنیا کے پسماندہ ملکوں کو آئندہ دس سال کے اندر اپنی ترقی کے لئے کم از کم دس کھرب ۴۰ ارب روپے کی ضرورت ہوگی۔ اس میں سے نصف رقم تو یقینی طور پر مہیا کی جاسکے گی۔ لیکن باقی رقم حاصل کرنے کے لئے ذرائع تلاش کرنا ہوں گے۔

ثواب کا موقعہ

مکرم محمود احمد صاحب ناصر قائمقام قائد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

آج کل سکول کے طلباء کے سالانہ امتحانات کے نتائج نکل رہے ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ اس سال نادار طلباء کو اگلے تعلیمی سال کے لئے کتب اور کاپیاں مہیا کرنے کا کام وسیع پیمانہ پر کر رہی ہے۔ مجلس ان تمام طلباء اور ان کے والدین کی خدمت میں جو امتحانات میں کامیاب ہوتے ہیں۔ ان کی کامیابی پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنی استعمال شدہ کتب اپنے حلقہ کے زعیم کو دے دیں۔ تا کہ ضرورتمند طلباء میں تقسیم کی جا سکیں۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔اے ایل ایل۔بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

جماعتی اتحاد کی قدر و قیمت کو پہچانو

بسم اللہ کی جہری یا خفی قرآۃ

ایسے مسائل میں جماعت احمدیہ کا حکیمانہ مسلک

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

غالباً ڈیڑھ یا دو ماہ کا عرصہ ہوا ہوگا کہ مجھ سے محترم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے (جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی عدم موجودگی میں مسجد مبارک ربوہ میں امام الصلوٰۃ ہوا کرتے ہیں) کہا کہ بعض روایتوں میں آتا ہے کہ جہری قرآۃ والی نمازوں میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرتے ہوئے **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم** کو بھی جہری رنگ میں پڑھنا چاہئے۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں کیا طریق تھا؟ میں نے کہا حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی مرحوم جو اپنی وفات (یعنی ۱۹۰۵ء) تک قادیان کی مسجد مبارک میں امام الصلوٰۃ ہوا کرتے تھے۔ وہ تو ہر جہری قرآۃ والی نماز (یعنی فجر اور مغرب اور عشاء) میں لازماً **بسم اللہ** بھی جہری پڑھا کرتے تھے۔ مگر ان کی وفات کے بعد جب حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ امام الصلوٰۃ بنے (دراصل حضرت مسیح موعودؑ نے شروع میں حضرت خلیفہ اولؓ کو ہی امام الصلوٰۃ مقرر فرمایا تھا۔ مگر انہوں نے خود حضرت مسیح موعودؑ سے عرض کر کے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کو امام مقرر کروا دیا تھا) تو آپ ہمیشہ **بسم اللہ** کو خفی رنگ میں پڑھتے تھے اور جہری قرآۃ صرف **الحمد للہ** سے شروع فرماتے تھے۔ اور یہی طریق ابتداء سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بھی رہا ہے۔ آپ بھی جہری قرآۃ **الحمد للہ** سے شروع فرماتے ہیں۔ شمس صاحب نے کہا۔ اگر میں **بسم اللہ** جہری طور پر پڑھوں تو کیا اس میں کوئی ہرج تو نہیں؟ میں نے کہا فتوے دینا تو میرا کام نہیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں یہ دونوں طریق اپنے اپنے وقتوں میں رائج رہے ہیں اس لئے اگر آپ **بسم اللہ** جہری پڑھنا چاہتے ہیں۔ تو اس پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے؟

اس کے بعد میں نے اس معاملہ پر مزید جستجو شروع کی۔ تو مجھے محترم حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے بتایا کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی وفات کے بعد جب حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نماز پڑھانی شروع کی اور جہری قرآۃ **الحمد للہ** سے شروع فرمائی۔ تو اس پر بعض سیالکوٹی احباب میں چہ میگوئی ہوئی کہ **بسم اللہ** کی جہری قرآۃ کیوں ترک کی گئی ہے؟ جب یہ بات حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ تک پہونچی (یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کی بات ہے) تو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے ایک مجلس میں فرمایا کہ مجھے چونکہ **بسم اللہ** کے جہری پڑھے جانے کے متعلق کوئی پختہ حدیث نہیں ملی۔ اس لئے میں **الحمد للہ** سے ہی جہری قرآۃ شروع کرتا ہوں۔ اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے زمانہ میں بھی یہی طریق رائج نظر آتا ہے وغیرہ وغیرہ

اس کے بعد میں نے محترم حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی سے دریافت کیا۔ کہ ان کو اس بارے میں کیا یاد ہے؟ مولوی صاحب ممدوح نے مجھے ایک نوٹ لکھ کر بھجوایا جس میں لکھا کہ جب میں پہلی دفعہ قادیان گیا تھا۔ تو ایک دفعہ حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اولؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عرض کیا تھا کہ میں جہری قرآۃ والی نماز میں **بسم اللہ** خفی رنگ میں پڑھتا ہوں مگر مولوی عبدالکریم صاحب جہری طور پر پڑھتے ہیں؟ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ فرما کر خاموش ہو گئے کہ:۔

”ایسے اختلاف صحابہ کرام میں بھی پائے جاتے تھے۔“

حضرت مولوی راجیکی صاحب فرماتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی اقتدا میں نمازیں پڑھ کر اپنے وطن واپس گیا۔ اور مجھے ایک دن وہاں امام بننے کا اتفاق ہوا۔ تو میں نے بھی قادیان کی اتباع میں جہری قرآۃ والی نماز میں **بسم اللہ** کو جہری طور پر پڑھا۔ اس پر بعض لوگوں نے تکرار کی۔ کہ یہ کیا بدعت شروع کی گئی ہے؟ میں نے ان معترضین سے پوچھا کہ کیا آپ لوگوں کے نزدیک ائمہ اربعہ یعنے حضرت امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ اور امام مالکؒ کا طریق درست تھا یا نہیں؟ سب نے کہا بے شک درست تھا میں نے کہا تو پھر ان اماموں میں **بسم اللہ** کو اونچی آواز میں پڑھنے والے بھی ہیں اور آہستہ پڑھنے والے بھی، تو پھر اعتراض کیسا؟

خیر یہ تو ایک محض روایتی بات تھی۔ کہ جماعت احمدیہ میں **بسم اللہ** کی جہری یا خفی قرآۃ کے متعلق دونوں قسم کے طریق پائے جاتے ہیں۔ لیکن اصل امر جس کی طرف میں اس جگہ احباب کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ جواب ہے کہ

”ایسے اختلاف صحابہ کرام میں بھی پائے جاتے تھے۔“

حضرت مسیح موعودؑ نے اس نہایت مختصر اور بالکل سادہ سے جواب میں جماعت احمدیہ کا وہ وسیع اور حکیمانہ مسلک مضمر ہے جس پر حضرت مسیح موعود اس قسم کے جزئی مسائل میں جماعت کو قائم فرمانا چاہتے تھے۔ غیر احمدیت سے آئے ہوئے احمدی احباب اور خصوصاً عمر رسیدہ اصحاب جانتے ہیں کہ اس قسم کے عام فقہی مسائل میں مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں کتنا اختلاف پایا جاتا ہے۔ اور بعض اوقات یہ اختلاف ایسی شدت اختیار کر جاتا رہا ہے کہ مسجدوں میں تو تو میں میں سے گزر کر ہاتھا پائی تک نوبت پہونچتی رہی ہے۔ اور نماز پڑھتے ہوئے لوگوں کو اس قسم کے فروعی اختلافوں کی بناء پر مسجدوں سے باہر نکال دیا جاتا رہا ہے اور اس خیال سے کہ کسی کے **آمین بالجہر** کہنے یا **رفع یدین** کرنے سے نعوذ باللہ مسجد ناپاک ہو گئی ہے۔ اس کو پانی سے مل مل کر دھویا جاتا رہا ہے۔ اس قسم کے نظارے آج سے پچاس ساٹھ سال پہلے اتنے عام تھے کہ مسلمانوں کی مسجدیں دوسروں کی ہنسی کا نشانہ بن کر رہ گئی تھیں۔ بلکہ اب بھی کبھی کبھی ایسے جزئی اختلافات کی ناگوار صدائے بازگشت اٹھتی رہتی ہے۔ اور اچھے اچھے متدین نظر آنے والے لوگ ان ناگوار اختلافات کو ہوا دینے لگ جاتے ہیں۔

لیکن احمدیت ان معاملات میں بھی خدائی رحمت کا کیسا زبردست پیغام لے کر آئی ہے۔ کہ اس قسم کے جزئی اختلافات کو یکسر مٹا کر عبادت گاہوں کو برکت و رحمت کا گہوارہ بنا دیا ہے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور بار بار دیکھا ہے اور اپنے کانوں سے سنا اور بار بار سنا ہے۔ کہ ہماری مسجدوں میں (اور قادیان اور ربوہ دونوں میں) ایک شخص **آمین بالجہر** کہہ رہا ہے تو اس کے پاس کا نمازی بغیر خفگی محسوس کئے کھڑا ہے اور دل میں آہستہ سے آمین کہنے پر اکتفا کرتا ہے۔ بلکہ میں نے اپنی مسجدوں میں بعض نظارے رفع یدین کے بھی دیکھے ہیں حالانکہ اکثر احمدی رفع یدین نہیں کرتے۔ اور بسم اللہ کی جہری اور خفی قرآۃ کا ذکر تو اسی نوٹ میں اوپر گزر چکا ہے۔ کہ کس طرح خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودگی میں ایک صاحب جب امام الصلوٰۃ بنتے تھے تو بسم اللہ بالجہر پڑھتے تھے تو دوسرے صاحب اپنی جہری قرآۃ **الحمد للہ** سے شروع کرتے تھے۔ لیکن حضرت مسیح موعودؑ خاموشی کے ساتھ دونوں کا مسلک ملاحظہ فرماتے تھے۔ اور کسی کو ٹوکتے نہیں تھے بلکہ جب حضور کے سامنے یہ اختلاف پیش کیا گیا تو اس کے سوا کچھ نہیں فرمایا کہ:۔

”ایسے اختلاف صحابہ کرام میں بھی پائے جاتے تھے۔“

اللہ اللہ یہ خدائی رحمت اور اسلامی رواداری کی کتنی شاندار مثال ہے جو احمدیت نے پیش کی ہے! کہ حدیث نبوی **اختلاف امتی رحمۃ** کا ایک بہت دلکش منظر آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے۔ بے شک جماعت احمدیہ نے بھی دوسرے مسلمانوں سے اختلاف کیا ہے۔ مگر یہ اختلاف اصولی نوعیت کا ہے اور اہم مسائل سے تعلق رکھتا ہے۔ مثلاً جہاں آجکل کے اکثر مسلمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی و الہام کا دروازہ بند قرار دیتے ہیں۔ وہاں احمدیت نہ صرف اس دروازہ کو کھولتی ہے بلکہ اسے اسلام کی زندگی کا بیّن ثبوت مانتی ہے۔

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۹۵۹ء

مورخہ ۱۷ تا ۱۹ اپریل ۱۹۵۹ء بمقام ربوہ منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ چالیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۱۷۔۱۸۔۱۹ شہادت ۱۳۳۸ھش مطابق ۱۷ تا ۱۹ اپریل ۱۹۵۹ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار بمقام ربوہ ہوگا جماعت ہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد اطلاع دیں۔

سیکرٹری مجلس مشاورت

اسی طرح جہاں غیر احمدی مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آج تک آسمان پر زندہ مانتے ہیں۔ وہاں جماعت احمدیہ نہ صرف مسیح ناصری کو فوت شدہ قرار دیتی ہے بلکہ اس عقیدہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نعوذ باللہ موجب ہتک سمجھتی ہے کہ اُمتِ محمدیہ کی اصلاح کے لئے حضرت عیسیٰ کو جو اسرائیلی سلسلہ کے نبی تھے آسمان سے نازل کیا جائے حالانکہ سرورِ کائنات (فداہ نفسی) زمین کی گہرائیوں میں مدفون ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا خوب فرماتے ہیں کہ :-

مسلمانوں پہ تب ادبار آیا
کہ جب تعلیم قرآں کو بُھلایا
رسولِ حق کو مٹی میں سلایا
مسیحا کو فلک پر ہے بٹھایا
یہ توہین کرکے پھل ایسا ہی پایا
اہانت نے انہیں کیا کیا دکھایا!

اسی طرح جہاں احمدیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سچے دل اور کامل یقین کے ساتھ **خاتم النبیین** یقین کرتی ہے وہاں وہ اس بات پر بھی ایمان لاتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی **ظلی اور تابع اور غیر تشریعی نبوت** کا دروازہ کھلا ہے تاکہ ایک طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے **فیضان کا کمال ثابت ہو** اور دوسری طرف اسلام کی خدمت اور اشاعت کے لئے روحانی مصلحوں کی آمد کے سلسلہ میں بھی کوئی روک نہ پیدا ہونے پائے۔ اس کے مقابل پر اس زمانہ کے دوسرے مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت اور رسالت کے سلسلہ کو **من کل الوجوہ مسدود** قرار دیکر اس عظیم الشان نہر کے آگے بند لگانا چاہتے ہیں جسے خدائے عرش نے الکوثر کے نام سے یاد کیا ہے۔ پس کجا اس قسم کے اہم اور اصولی اختلافات جن پر اس زمانہ میں گویا اسلام کی زندگی اور موت کا دارومدار ہے اور کجا مسجدوں میں رفع یدین اور آمین بالجہر کے گوار جھگڑے! - **چہ نسبت خاک را با عالم پاک**

بالآخر میں اپنے عزیز بھائیوں اور دوستوں کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ گذر گیا اور حضور کے صحابہ میں سے بھی اکثر خدا کے حضور پہنچ گئے۔ اب تعداد کے لحاظ سے کثرت اور تربیت کے لحاظ سے من حیث الجماعت کمزوری کا زمانہ آرہا ہے۔ بے شک خدا کے فضل سے احمدیت کے آسمان پر نئے نئے چاند اور نئے نئے ستارے قیامت تک چمکتے رہیں گے اور انفرادی لحاظ سے اگلیں سے بعض پہلوؤں سے بھی آگے نکل سکتے ہیں اور انشاء اللہ نکلینگے مگر وہ کہکشاں کا سا منظر جب کہ ستاروں کی کثرت سے گویا آسمان ڈھک جاتا ہے۔ اس کی امید اب کسی آئندہ مامور مصلح سے پہلے کم نظر آتی ہے۔ واللہ اعلم۔ پس دوست اس نصیحت کو یاد رکھیں اور کبھی نہ بھولیں کہ **جماعت کا اتحاد** بڑی قدرومنزلت کی چیز ہے۔ اسے [illegible] چھوٹی سی باتوں میں الجھکر کبھی ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ کئی باتیں تو ایسی ہوتی ہیں کہ ان میں اسلام از خود لوگوں کے ذاتی حالات اور ذاتی مذاق کا خیال رکھتے ہوئے مختلف اور متغائر طریقے اختیار کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ پس ان میں تو اختلاف کا سوال پیدا ہی نہیں ہوسکتا۔ اور کئی باتیں ایسی ہوتی ہیں جن میں کہ جائز اختلاف کی گنجائش تو بے شک ہوتی ہے مگر یہ باتیں ایسی اہم نہیں ہوتیں کہ ان کی وجہ سے جماعت کے اتحاد کو خطرہ میں ڈالا جائے بلکہ ایک کم اہم صداقت کو قربان کرکے بھی اتحاد جیسی اہم ترین چیز کو قائم رکھنا پڑتا ہے۔ یہی ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہے اور اسی قربانی کی روح پر صحابہ کرام کا عمل تھا۔

پس اب جب کہ رمضان کے مبارک مہینہ کا آخری حصہ گذر رہا ہے میں دوستوں کی خدمت میں **بڑی محبت اور بڑے ادب** سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ آئندہ کے لئے خدا کے حضور پختہ **عہد کریں** کہ وہ ہمیشہ **جماعت کے اتحاد کو قائم رکھینگے** اور کبھی چھوٹی چھوٹی باتوں پر آپس میں اختلاف نہیں کریں گے۔ اور اگر خدانخواستہ کسی معاملہ میں اختلاف پیدا ہوگا تو اسے فوراً بھائیوں کی طرح آپس میں بیٹھ کر یا اپنے مقامی امیر یا کسی دوسرے غیر جانبدار عقلمند ہمدرد ثالث کے ذریعہ فیصلہ کرا کے یا مرکز کی طرف رجوع کرکے (کیونکہ جماعتی اتحاد کا مرکزی نقطہ جماعت کا صدر مقام اور **خلیفہ وقت** کا وجود ہی ہیں) اپنے اختلاف کو فوراً دُور کرلیں گے اور اسے کسی صورت میں بڑھنے نہیں دینگے۔ دیکھو قرآن مجید کس محبت اور کس دردمندانہ رنگ میں فرماتا ہے کہ :-

واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداءً فالّف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہٖ اخواناً ..... واطیعوا اللہ ورسولہٗ ولا تنازعوا فتفشلوا و تذھب ریحکم۔

"یعنی اے مومنو خدا کی رسی (یعنی اپنے امام کے دامن اور جماعت کے اتحاد) کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھو اور آپس میں تفرقہ نہ پیدا ہونے دو اور خدا کی اس نعمت کو یاد کرو کہ تم کس طرح ایمان لانے سے پہلے آپس میں دشمن تھے مگر خدا نے تمہارے دلوں میں محبت پیدا کردی اور تم اس کے فضل سے بھائی بھائی بن گئے ...... پس اپنے نفس کی خواہشوں کے پیچھے لگنے کی بجائے خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کو اپنا مسلک بناؤ اور ہرگز آپس میں جھگڑا نہ کرو ورنہ یاد رکھو کہ تمہارا قدم پھسل جائیگا اور تمہارے اتحاد کی روح ضائع ہوجائے گی اور تمہارا رعب مٹ جائے گا۔"

کیا جماعت کے مخلصین خدا کی اس آواز پر لبیک کہینگے؟ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین +

خاکسار مرزا بشیر احمد
ربوہ ۳۰ مارچ ۱۹۵۹ء

رمضان المبارک کی برکات اور ارشاداتِ نبویہ

(۲)

(از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل)

(۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ :-

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحروا لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر من رمضان۔ (البخاری)

ترجمہ۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لیلۃ القدر کو رمضان کی آخری دس راتوں میں تلاش کیا کرو۔

(۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :-

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر شد مئزرہ واحیی لیلہ وایقظ اھلہ (البخاری)

ترجمہ۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ رمضان کا آخری عشرہ آنے پر خاص طور پر کمر ہمت کس لیتے تھے اور راتوں کے قیام کا مزید اہتمام کرتے تھے اور اپنے اہل بیت کو بھی قیام اللیل کی خاص تاکید فرماتے تھے۔

(۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ :-

قلت یا رسول اللہ ارأیت ان علمت ای لیلۃ لیلۃ القدر ما اقول فیھا قال قولی اللّٰھم انک عفوٌ تحب العفو فاعف عنی۔ (ابن ماجہ)

ترجمہ۔ میں نے عرض کیا کہ اے رسولِ خدا! اگر مجھے پتہ لگ جائے کہ یہ لیلۃ القدر ہے تو میں اس میں خاص طور پر کیا دُعا کروں؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یوں دعا کرو کہ اے اللہ! تو بہت معاف کرنے والا ہے اور تو عفو اور درگذر کرنے کو پسند فرماتا ہے پس مجھ سے بھی درگذر فرما۔

(۴) حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ :-

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ (البخاری)

ترجمہ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو روزہ دار جھوٹ بولنا ترک نہ کرے اور جھوٹ پر عمل کرنا نہ چھوڑے اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا اور پینا ترک کرنے کی کیا حاجت ہے۔

(۵) حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ :-

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من افطر من رمضان من غیر رخصۃ ولا مرض لم یقض عنہ صوم الدھر کلہ (الدارمی البخاری)

ترجمہ۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بغیر شرعی اجازت یا بیماری کے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑتا ہے اس کے عوض زمانہ بھر کے روزے کام نہیں آسکتے۔"

(۶) حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ :-

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کم من صائم لیس لہٗ من صیامہ الا الظمأ وکم من قائم لیس لہٗ من قیامہ الا السھر (الدارمی)

ترجمہ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کتنے ہی روزہ دار ایسے ہیں کہ انکے روزہ کا حاصل صرف بھوک ہے اور کتنے ہی راتوں کو تہجد پڑھنے والے ہیں کہ انکے قیام کا نتیجہ صرف شب بیداری ہے۔"

تشریح۔ ان احادیث نبویہ میں تاکید کی گئی ہے کہ لیلۃ القدر کی مبارک راتوں کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کیا جائے۔ معتکف اور غیر معتکف سب ہی اس حکم کے مخاطب ہیں۔ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ آخری عشرہ میں سنتِ نبوی کے مطابق خاص طور پر تہجد پڑھے اور خود بھی نوافل ادا کرے اور اپنے اہل و عیال کو بھی ان کی ادائیگی کے لئے توجہ دلائے۔ پیغمبر علیہ السلام نے لیلۃ القدر کی ایک خاص دعا اللّٰھم انک عفوٌ تحب العفو فاعف عنی بتلائی ہے۔ یوں یہ دُعا ہر دن اور ہر رات میں بھی پڑھنی نہایت بابرکت ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں بلا عذر شرعی ترک روزہ کو اتنا جرم قرار دیا ہے (باقی)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں آسمانی نشانات

(از مکرم ابوالبشارت مولوی عبد الغفور صاحب فاضل مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

(۲)

حضرت اقدسؑ کے انتخاب کی وجہ

اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کی اصلاح کے لئے اور اسلام کی مدد کے لئے حضرت اقدسؑ کو کیوں چنا اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے دل میں حالات زمانہ اور اسلام کی ناگفتہ بہ حالت کا اسقدر گہرا اثر پڑا کہ اس نے عرش الٰہی کو اپنی آہوں سے ہلا دیا۔ اور آہ و بکا کا شور برپا کرتے ہوئے فرمایا۔ ؎

شور کیسا ہے تیرے کوچہ میں لے جلدی خبر
خون نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا
دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعف دین مصطفےٰ
دل چڑھا ہے دشمنان دیں کا ہم پہ رات سے
اے میرے سورج نکل باہر کہ میں ہوں بیقرار

"بڑے بڑے شریف خاندانوں کے لوگ اپنے پاک مذہب کو کھو بیٹھے تھے۔ یہاں تک کہ وہ جو آل رسول کہلاتے تھے۔ وہ عیسائیت کا جامہ پہن کر دشمن رسول بن گئے۔ اور اس قدر بدگوئی اور اہانت اور دشنام دہی کی کتابیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں چھاپی گئیں۔ اور شائع کی گئیں کہ جن کے سننے سے بدن پر لرزہ پڑتا۔ اور دل رو رو کر یہ گواہی دیتا ہے کہ اگر یہ لوگ ہمارے بچوں کو ہماری آنکھوں کے سامنے قتل کرتے اور ہمارے جانی اور دلی عزیزوں کو جو دنیا کے عزیز ہیں۔ ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے۔ اور ہمیں بڑی ذلت سے جان سے مارتے اور ہمارے تمام اموال پر قبضہ کر لیتے۔ تو واللہ ثم واللہ ہمیں رنج نہ ہوتا۔ اور اسقدر کبھی دل نہ دکھتا۔ جو ان گالیوں اور اس توہین سے جو ہمارے رسول کریم کی گئی دکھا۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۲)

آپؑ کی بعثت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اسلام کے لئے غیرت اور اس کے پاک و مطہر رسولؐ کے لئے انتہائی محبت کو ملاحظہ فرما کر آپ کو مبعوث فرمایا۔ اور آپ کے ذریعہ اسلام اور خدا اور اسکے رسول کا حقیقی چہرہ دکھانے کے سامان پیدا کئے چنانچہ حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"اس امت کے لئے مسیح موعود بھی چودہویں صدی کے سر پر بھیجا گیا۔ اس کی بعثت سے بھی یہی مطلب تھا کہ یورپ کے فلسفہ اور یورپ کی دجالیت نے اسلام پر طرح طرح کے حملے کئے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور پیشگوئیوں اور معجزات سے انکار اور تعلیم قرآنی پر اعتراض اور برکات اور انوار اسلام کو سخت استہزاء کی نظر سے دیکھا۔ ان تمام حملوں کو نیست و نابود کرے۔ اور نبوت محمدیہ علے صاحبہا الف الف سلام کو تازہ تصدیق اور تائید سے حق کے طالبوں پر چمکائے۔" (ایام الصلح صفحہ ۵)

"خدا نے مجھے بھیجا ہے تا نئے نشانوں کے ساتھ قرآن شریف کی سچائی غافل لوگوں پر ظاہر کی جائے۔" (ایام الصلح صفحہ ۵)

اقسام نشانات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جس قسم کے نشانات دیکر مبعوث کیا گیا ان کا ذکر کرتے ہوئے حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

۱۔ "مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ مجھے قرآن کے حقائق اور معارف کے سمجھنے میں ہر ایک روح پر غلبہ دیا گیا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فہم قرآن جو مجھ کو عطا کیا گیا۔ یہ اللہ جل شانہٗ کا ایک نشان ہے۔" (سراج منیر صفحہ ۳۵)

۲۔ خدا نے مجھے چار نشان دئے ہیں:۔

الف:۔ میں قرآن شریف کے معجزہ کے ظل پر عربی بلاغت و فصاحت کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے۔

ب:۔ میں قرآن شریف کے حقائق بیان کرنے کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے۔

ج:۔ میں کثرت قبولیت دعا کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے۔

د:۔ میں غیبی اخبار کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔"

(ضرورۃ الامام صفحہ ۲۸)

۳:۔ مذکورہ نشانوں کے علاوہ دیگر نشانات کا ذکر تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۲ تا ۶۔

۴:۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۷ پر اپنے نشانات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میری تائید میں اس نے وہ نشان ظاہر فرمائے ہیں کہ:۔

آج کی تاریخ سے جو ۱۶ رجولائی ۱۹۰۶ء ہے۔ اگر میں ان کو فرداً فرداً شمار کروں تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔ اور اگر کوئی میری قسم کا اعتبار نہ کرے۔ تو میں اسکو ثبوت دے سکتا ہوں۔ بعض نشان اس قسم کے ہیں۔ جن میں خدا تعالیٰ نے ہر ایک محل پر اپنے وعدہ کے موافق مجھ کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھا۔ اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جن میں ہر محل پر اپنے وعدہ کے موافق میری ضرورتیں اور حاجتیں اس نے پوری کیں۔ بعض اس قسم کے ہیں جن میں اس نے بموجب اپنے وعدہ انی مھین من اراد اھانتک کے میرے پر حملہ کرنے والوں کو ذلیل اور رسوا کیا۔ اور بعض نشان اس قسم کے ہیں۔ جو مجھ پر مقدمات دائر کرنیوالوں پر اس نے اپنی پیشگوئیوں کے مطابق مجھ کو فتح دی۔ اور بعض نشان اس قسم کے ہیں۔ جو میری مدت بعثت سے پیدا ہوتے ہیں کیونکہ جب سے دنیا پیدا ہوئی یہ مدت دراز کسی کاذب کو نصیب نہیں ہوئی۔ اور بعض نشان زمانہ کی حالت دیکھنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ یعنی یہ کہ زمانہ کسی امام کے پیدا ہونے کی ضرورت تسلیم کرتا ہے۔ اور بعض نشان اس قسم کے ہیں۔ جن میں دوستوں کے حق میں میری دعائیں منظور ہوئیں اور بعض نشان اس قسم کے ہیں۔ جو شریر دشمنوں پر میری بددعا کا اثر ہوا۔ اور بعض نشان اس قسم کے ہیں۔ جو میری دعا سے بعض خطرناک بیماروں نے شفا پائی۔ اور انکی شفایابی کی پہلے خبر دی گئی۔ اور بعض نشان اس قسم کے ہیں۔ جو میرے لئے اور میری تصدیق کے لئے عام طور پر خدا نے حوادث ارضی یا سماوی ظاہر کئے۔ اور بعض نشان اس قسم کے ہیں۔ جو میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نامی لوگوں کو جو مشاہیر فقراء میں سے تھے، خواب میں آئیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ ۔۔۔۔۔۔

اور بعض نشان اس قسم کے ہیں۔ کہ ہزارہا انسانوں نے محض اس وجہ سے میری بیعت کی کہ خواب میں ان کو بتلایا گیا۔ کہ یہ سچا ہے اور خدا کی طرف سے ہے اور بعض نے اس وجہ سے بیعت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ اور آپ نے فرمایا کہ دنیا ختم ہونے کو ہے۔ اور یہ خدا کا آخری خلیفہ اور مسیح موعود ہے۔ اور بعض نشان اس قسم کے ہیں۔ جو بعض اکابر نے میری پیدائش یا بلوغ سے پہلے مرا نام لے کر میرے مسیح موعود ہونے کی خبر دی۔ جیسے نعمت اللہ ولی اور میاں گلاب شاہ ساکن جمال پور ضلع لدھیانہ اور بعض نشان اس قسم کے ہیں۔ جن کا دامن ہر ایک قوم کے مقابل پر اور ہر ایک ملک تک اور ہر ایک زمانہ تک وسیع چلا گیا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۷، ۶۸)

آئندہ انشاء اللہ ان نشانات کے متعلق مزید وضاحت بیان کی جائے گی! اور ہر نشان کے متعلق حضور اقدسؑ کے پر شوکت اور شاندار کلام پیش کئے جائیں گے۔

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حقیقی راحت صرف متقی کو ہی حاصل ہے!

انسان اس دنیا میں چاہتا کیا ہے انسان کی بڑی سے بڑی خواہش دنیا میں یہی ہے کہ اس کو سکھ اور آرام ملے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک ہی راہ مقرر کی ہے جو تقویٰ کی راہ کہلاتی ہے اور دوسرے لفظوں میں اسکو قرآن کریم کی راہ کہتے ہیں اور یا اسکا نام صراط مستقیم رکھتے ہیں۔ بیدین آدمی سعیر سے خالی نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ اسکو قرار اور سکون نصیب نہیں ہوتا۔ جو راحت اور تسلی کا لازمی نتیجہ ہے۔ جیسے شرابی ایک جام شراب پی کر ایک اور مانگتا ہے اور مانگتا ہی جاتا ہے۔ اور ایک جلن سی لگی رہتی ہے۔ ایسا ہی دنیا دار بھی سعیر میں ہے۔ اسکی آتش آز ایک دم بھی بجھ نہیں سکتی۔ سچی خوشحالی حقیقت میں ایک متقی ہی کے لئے ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ اس کے لئے دو جنت ہیں +

متقی سچی خوشحالی ایک جھونپڑی میں پا سکتا ہے۔ جو دنیا دار اور حرص و آز کے پرستار کو رفیع الشان قصر میں بھی نہیں مل سکتی۔ جس قدر دنیا زیادہ ملتی ہے۔ اسی قدر بلائیں زیادہ سامنے آجاتی ہیں۔ پس یاد رکھو کہ حقیقی راحت اور لذت دنیا دار کے حصہ میں نہیں آئی۔ یہ مت سمجھو کہ مال کی کثرت عمدہ عمدہ لباس اور کھانے کسی خوشی کا باعث ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اس کا مدار ہی تقویٰ پر ہے +

(ملفوظات صفحہ ۲۰۲۔ صفحہ ۲۰۳)

اعلان

جماعت کے اکثر احباب کو معلوم ہوگا کہ مولوی مصلح الدین احمد صاحب مرحوم ابن حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی شعر کہا کرتے تھے۔ اور بعض تبلیغی نظمیں بھی اُن کی یادگار ہوں گی۔

جس دوست کے پاس مرحوم کی کوئی نظم یا شعر ہو براہ کرم اصل یا نقل خاکسار کو بھجوا دیں۔ ارادہ ہے کہ ان کا کلام شائع کر دیا جائے۔

حامد احمد خان
ابن نواب محمد احمد خان صاحب
کوٹھی دار السلام۔ ربوہ

لیلۃ القدر کی اہمیت اور دُعا

از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل

قرآن کریم کے بیان کے مطابق رمضان المبارک کا سارا مہینہ ہی بہت مبارک ہے۔ اور اس کا آخری عشرہ تو نہایت درجہ مبارک ہے۔ احادیث کے بیان کے مطابق آخری عشرہ میں ایک مبارک رات لیلۃ القدر آتی ہے جس کے متعلق سورۃ القدر میں ہے لیلۃ القدر خیرٌ من الف شہر۔ کہ لیلۃ القدر کی عبادت اور اس کا شرف ہزار مہینے کی عبادت اور شرف سے بہتر ہے۔

شارحین حدیث کہتے ہیں کہ اس رات کو لیلۃ القدر اس لئے کہا جاتا ہے کہ:۔

"لانہ یقدر فیھا الارزاق ویقضی ویکتب الاٰمال والاحکام التی تکون فی تلک السنۃ لقولہ تعالیٰ فیھا یفرق کل امرٍ حکیم وقولہ تعالیٰ تنزل الملائکۃ والروح فیھا باذن ربھم من کل امرٍ (پ۳۰)

یعنی اس لئے کہ اس رات رزق اور قضاء و قدر اور موت فوت نیز اُن احکام کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ جو اس سال ہونے والے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ سورہ دخان میں ہے۔ فیھا یفرق کل امرٍ حکیم۔ کہ اس لیلہ مبارکہ میں ہر حکمت والے امر کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ نیز سورۃ القدر میں ہے کہ اس رات فرشتے اور کلام الٰہی ہر کام کے لئے اپنے رب کے اذن سے اترتے ہیں۔

بعض کہتے ہیں کہ اس رات کی قدر اور شرف کی وجہ سے اسے لیلۃ القدر کہتے ہیں۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جو شخص اس میں خدا کے لئے طاعات بجالاتا ہے۔ وہ قدر والا ہو جاتا ہے وقیل من لم یعرف قدر اللیلۃ لم یعرف لیلۃ القدر۔ کہ جس نے اس رات کی قدر نہیں پہچانی اس نے لیلۃ القدر کو بھی نہ پہچانا۔

احادیث میں ہے کہ آنحضرت صلعم کو آخری عشرہ میں لیلۃ القدر بتائی گئی تھی۔ اور آنحضرت صلعم لوگوں کو بتانے کے لئے باہر تشریف لائے تو دو شخص جھگڑ رہے تھے۔ آپ اُن کے تصفیہ میں لگ گئے۔ اور لیلۃ القدر بھلادی گئی۔ اس کے اخفاء میں حکمت یہ ہے کہ اُمت کے لوگ متعدد میں اور جھگڑا نہ کریں۔ اور فرمانبرداری اور طاعت میں عمدہ نمونہ قائم کریں۔ اور مجاہدہ بجالائیں۔

لیلۃ القدر کے متعلق حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ کہ لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کریں (بخاری) نیز فرمایا:۔ التمسوھا فی العشر الاواخر والتمسوھا فی کل وتر۔ کہ لیلۃ القدر کو آخری عشرہ میں اور طاق راتوں میں تلاش کریں۔ نیز لیلۃ القدر کی علامات میں سے یہ بھی ہے۔ انھا تطلع یومئذٍ لاشعاع لھا (رواہ مسلم) کہ اس دن سورج ایسی صورت میں طلوع کرتا ہے۔ کہ اس کی شعاع نہیں ہوتی یعنی بادل وغیرہ کی صورت ہوتی ہے۔

آخری عشرہ میں آنحضرت کی عبادت کے متعلق حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں یجتھد فی العشر الاواخر مالا یجتھد فی غیرہٖ (مسلم) کہ آخری عشرہ میں حضور اس قدر عبادت فرماتے اور کوشش کرتے تھے کہ دوسرے دنوں میں ان کی نظیر نہیں دیکھی گئی۔ نیز فرماتی ہیں:۔ اذا دخل العشر شدّ مئزرہ واحیٰ لیلہ وایقظ اھلہ کہ آنحضرت صلعم جب رمضان کے آخری عشرہ میں داخل ہوتے۔ تو اپنی رات کو زندہ کرتے اور عبادت کے لئے اپنے اہل اور ازواج مطہرات کو بھی جگاتے تھے۔ (بخاری مسلم)

حضرت عائشہؓ سے یہ بھی روایت ہے۔ انہوں نے آنحضرت سے دریافت کیا۔ کہ اگر میں لیلۃ القدر کو معلوم کرلوں۔ تو اس میں کیا دعا کروں آنحضرتؐ نے فرمایا یہ کہنا اللھم انک عفوٌ تحب العفو فاعف عنی (مشکوٰۃ ص۱۸۲)

کہ اے اللہ تو بہت معاف کرنے والا ہے۔ اور معاف کرنے کو پسند بھی کرتا ہے۔ میری درخواست ہے کہ مجھے معافی دی جائے۔

سبحان اللہ آنحضرت کی کیسی پاکیزہ تعلیم ہے اور کیسی جامع دعا ہے کہ اس میں سب دین و دنیا آجاتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جب ہمارا مالک اور آقا ہم سے راضی ہو جائے۔ تو پھر سب کچھ ہمیں حاصل ہو گیا۔

لیلۃ القدر کی کیفیت کا کسی قدر نقشہ احادیث میں کھینچا گیا ہے۔ چنانچہ آنحضرت فرماتے ہیں۔ لیلۃ القدر میں جبرئیل ملائکہ کی جماعت میں اترتے ہیں اور عابد بندہ پر خواہ وہ کھڑا ہے یا بیٹھا ہے درود اور رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ جو خدا کے ذکر میں مشغول ہے۔ اور جب عید کا دن ہوتا ہے تو ایسے نیک اور عابد لوگوں کا ذکر کرکے خدا فرشتوں میں فخر کرتا ہے۔ اور فرشتوں کو مخاطب کرکے کہتا ہے۔ اے میرے فرشتو! اس مزدور کا کیا بدلہ ہے۔ جس نے اپنا پورا عمل کیا ہے۔ فرشتے کہیں گے۔ اے خدایا۔ اس کی جزاء یہ ہے۔ کہ اسے پورے طور پر اجر دیا جائے۔ خدا فرمائے گا اے فرشتو! میرے عابد بندوں مردوں اور عورتوں نے میرے فرض کو ادا کر دیا ہے۔ اور اب وہ چیختے چلاتے اور میرے حضور زاری کرتے ہوئے نکلے ہیں۔ سو میں اپنی عزت اور جلال کی قسم کھاتا ہوں نیز اپنی علوشان اور بلندئ مکان کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ اے لوگو لوٹ جاؤ۔ میں نے تم کو بخش دیا۔ اور تمہاری برائیوں کو حسنات میں بدل دیا۔ اس طرح سب مغفور ہو کر واپس گھروں کو لوٹیں گے۔

اس بیان سے لیلۃ القدر کی اہمیت اور دعا کا پتہ لگ جاتا ہے۔ اور کہ لیلۃ القدر کی عبادت کے نتیجہ میں تمام گناہوں سے پاک ہو کر حسنات کا وارث ہو جاتا ہے۔ اور خدا کے مغفور من بندوں میں شامل ہو جاتا ہے۔ بے شک یہ ایک بابرکت صورت ہے۔ اور بلند مقام کا حصول ہے مگر خدا کے انبیاء اور خواص کا مقام بہت بلند ہوتا ہے اور انکے تعلق باللہ اور عبادات کے نتیجہ میں انکی ہر رات لیلۃ القدر کی رات بن جاتی ہے

اے شیخ چہ جوئی کہ شب قدر نشانی
ہر شب، شب قدر است اگر قدر بدانی

بورنیو کے ایک مخلص احمدی کا انتقال

از مکرم ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب بورنیو

شمالی بورنیو کے مغربی ساحل سے کچھ ہٹ کر ایک جزیرہ لابوان ہے۔ جہاں دوسری جنگ عظیم سے قبل سنگاپور کے مبلغ مولوی غلام حسین صاحب ایاز کی تبلیغ سے ایک جماعت قائم ہوئی سید سلیم شاہ رجب لجون پوری۔ تکرمن صاحب انڈونیشی۔ سیٹھ عبدالقادر صاحب مالابادی مالک دوکان احمدیہ ٹیلرنگ شاپ اور ان کے داماد مرحوم محمد گنجی صاحب اس جماعت کے چیدہ چیدہ ممبر ہوئے۔ یہ ایک چھوٹی سی جماعت ہے مگر اخلاص اور ایمان کے لحاظ سے اس علاقہ میں میں اپنی مثال آپ ہے۔

سیٹھ محمد گنجی صاحب جو بے نظیر اخلاص رکھتے تھے۔ بتاریخ ۱۴ مارچ ۱۹۵۹ء صبح ۱۱ بجے کے قریب ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کچھ عرصہ سے بلڈ پریشر کے عارضہ سے بیمار تھے اور دو تین مرتبہ ہسپتال میں داخل ہو کر علاج کرایا گیا۔ مگر گذشتہ دو ایک ماہ سے ہارٹ فیل ہونے کی علامات ظاہر تھیں۔ چند ہی روز ہوئے قدرے افاقہ کے بعد ہسپتال سے گھر آئے۔

۱۴ مارچ کی صبح کے ۱۱ بجے کے قریب نچلی منزل سے سیڑھیوں پر چڑھ کر اوپر کی منزل میں گئے۔ مگر اوپر جاتے ہی چند منٹ کے اندر اندر دل کا ایسا حملہ ہوا کہ گر گئے اور تین مرتبہ اللہ۔ اللہ۔ اللہ کا مبارک کلمہ زبان پر آیا اور جان دیدی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وانا بفراقک یا اخانا لمحزونون۔ ومنا علیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اسی روز شام کے ۴ بجے کے قریب انہیں سپرد خاک کر دیا گیا۔ اپنی نیک سیرۃ اور سعید خصلت کے باعث سبھی لوگوں میں ہر دلعزیز تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جنازے کے ساتھ احباب جماعت کے علاوہ بہت سے غیر از جماعت اور غیر مسلم دوست بھی شامل تھے۔ بلکہ ان کے لئے قبرستان تک لے جانے کے لئے موٹر ٹرک کے مہیا کرنے اور قبر کی تیاری میں تو ان کے ہمسایہ ایم علی برادرز ہی کا زیادہ حصہ تھا۔ اور جماعت کی طرف سے یہ دوست بہت ہی شکریہ کے مستحق ہیں جزاھم اللہ خیراً فی الدنیا والآخرۃ۔ طبیعت ایسی حلیم اور شیریں پائی تھی کہ غصہ کبھی نام کو بھی نہیں تھا۔ تواضع اور انکسار ان کی طبیعت کا نمایاں خاصہ تھا۔ نماز روزہ اور ہر نیکی میں پابندی تھی۔ کاروباری کام بھی اور دینی کام بھی نہایت محنت سے سرانجام دیتے تھے اعلیٰ پیمانہ کی دیانت کا خلق نمایاں تھا۔ ہر شخص کے ساتھ خندہ پیشانی اور محبت سے ملتے تھے۔ اور ہر ایک کے ساتھ نیکی اور احسان وایتاء ذی القربیٰ کے رنگ میں یوں سلوک کرتے تھے کہ خود انہیں مطلقاً خیال بھی نہ ہوتا کہ کوئی احسان کسی کے ساتھ کیا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک ان کے احسانوں اور مہربانیوں کے نیچے ہے کبھی احسان کے بدلہ کا خیال تک نہ کیا تھا۔ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور ان کے حق میں دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خود ہی انہیں اپنے پاس سے احسان کا بدلہ احسان عطا فرمادے۔ اللھم اٰمین ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔

ان دنوں میں جماعت احمدیہ لابوان کے وہی پریذیڈنٹ تھے اور پریذیڈنٹی کے معنی وہ خدمت جماعت سے زیادہ کچھ بھی نہیں سمجھتے تھے سلسلہ اور اسلام کے لئے مالی قربانی میں استطاعت سے بڑھ کر قدم رکھتے اور بہت پہلوؤں سے ان کی زندگی جماعت کے لئے اسوۂ حسنہ کا رنگ رکھتی تھی۔

دوسری جنگ عظیم سے قبل ہی اس جماعت نے سید سلیم شاہ صاحب کی زمین پر ایک مسجد بنا رکھی تھی۔ جاپانیوں کے زمانہ میں اور بعد ازاں یہ مسجد خستہ حالی سی رہ گئی۔ اور اب اس کو گرا کر ایک عمدہ نئی مسجد بنائی جارہی ہے۔ (باقی ص۶ پر)

درخواست دُعا

خاکسار کے خسر محترم حافظ سید عبدالرحمٰن صاحب بٹالوی پتے میں کینسر کی مرض سے تا حال بیمار ہیں اور بے حد کمزور ہو چکے ہیں ـــــ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔ (قاضی عبدالرحمٰن)

حصہ آمد کے بقایا دار احباب توجہ فرمائیں!

یہ مالی سال کا آخری مہینہ ہے

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا مالی سال رواں ۳۰ اپریل ۵۹ء کو ختم اور یکم مئی سے نیا مالی سال شروع ہو رہا ہے۔ اس لئے حصہ آمد کے بقایا دار اصحاب کو اس سے پہلے پہلے اپنے بقائے ادا کر دینے چاہئیں تا کہ نہ صرف حصہ آمد کا منظور شدہ بجٹ آمد پورا ہو جائے۔ بلکہ اس سے بھی زائد وصولی ہو جائے۔ حصہ آمد کے بقائے دار عموماً تین قسم کے دوست ہیں :۔

ایک وہ احباب ہیں جن کا حساب خدا کے فضل سے ۳۰ اپریل ۵۸ء تک صاف ہے۔ مگر سال رواں میں ان کی طرف سے گذشتہ سال کی نسبت کم وصولی ہونے کی وجہ سے وہ بظاہر بقائے دار معلوم ہو رہے ہیں۔ چونکہ ان کی اصل آمد سال رواں کے معلوم کرنے کا ابھی وقت نہیں آیا مگر وہ اپنی اصل آمد کو خود جانتے ہیں اس لئے اس کیفیت کو بھی وہ خود ہی بہتر جانتے ہیں کہ آیا ان کا حساب اس سال کا بھی صاف ہے یا وہ تھوڑے بہت بقایا دار ہیں۔ اگر ان کے ذمہ کچھ بقایا ہے تو ۳۰ اپریل تک اپنے واجب الادا بقائے کو ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو جائیں۔

دوسرے وہ دوست ہیں جن کا حساب نہ پچھلے سال کا صاف ہے اور نہ اس سال کا یعنی پچھلے سال بھی وہ بقایا دار تھے اور اس سال ان کے بقایا میں مزید اضافہ ہو گیا ہے مگر وہ اپنی رفتار پر مطمئن ہیں نہ تو بقائے کو ادا کرتے ہیں اور نہ ہی اس کی ادائیگی کے لئے مہلت یا اقساط مقرر کرتے ہیں۔ ایسے احباب کو خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ ان کو کوشش کرنی چاہیئے کہ نہ صرف سال رواں کا بقایا ادا کریں بلکہ گذشتہ سال کے بقائے کو بھی کم سے کم کرنے کے لئے اپنے ایثار اور قربانی کا مظاہرہ کریں۔

تیسرے وہ اصحاب ہیں جنہوں نے اپنے گذشتہ سالوں کے بقایوں کو ادا کرنے کے لئے ماہوار اقساط مقرر کی ہوئی ہیں۔ ان میں سے وہ احباب جن سے اقساط کی باقاعدہ ادائیگی سے کچھ غفلت ہوئی ہے ان کو بہت ہی زیادہ ہوشیار ہونے کی ضرورت ہے۔ حصہ آمد باقاعدہ ادا کرتے رہنے کے لئے ایک عہد انہوں نے اس وقت کیا تھا جب انہوں نے وصیت لکھی تھی۔ اور دوسرا عہد انہوں نے اس وقت کیا جب انہوں نے بقائے کی ادائیگی کے لئے اقساط مقرر کیں۔ ان سے میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بار بار عہد کرنا اور اسے توڑنا مومن کی شان سے بعید ہے۔ چاہیئے کہ ایسے دوست ۳۰ اپریل تک اس سال کے پورے حصہ آمد کے ساتھ بقائے میں سے ان اقساط کی رقم بھی ادا کریں جو وہ پہلے ادا نہیں کر سکے تا کہ کم سے کم ان کا دوسری مرتبہ کا کیا ہوا عہد پورا ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو اپنے عہد کو پورا کرنے اور اپنے فرض سے سبکدوش ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اعلان برائے امتحان ناصرات الاحمدیہ

آٹھ سے دس سال تک کی بچیوں کے لئے اسلام کی پہلی کتاب کا امتحان مقرر کیا گیا ہے اور دس سے پندرہ سال تک کی لڑکیوں کے لئے اسلام کی دوسری کتاب مقرر کی جاتی ہے مہربانی فرما کر جلد از جلد تمام لجنات اطلاع دیں کہ ان کو کتنے پرچے بھجوائے جائیں مئی کے پہلے ہفتے میں امتحان ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹیں

بعض مجالس اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اپنی کوششوں قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے۔ تفسیر صغیر خریدنے۔ نماز باجماعت ادا کرنے۔ ناخواندہ اصحاب کو پڑھانے اور سلسلہ کی کتب کے مطالعہ وغیرہ کی تلقین ایسے نیک کاموں کے متعلق جو خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر مجلس میں جاری ہیں اپنی نیک مساعی کی اطلاع باقاعدہ ہر ماہ مرکز کو نہیں بھجواتیں۔

ماہ مارچ ختم ہونے والا ہے اس لئے تمام زعماء کرام سے گذارش ہے کہ از راہ کرم زیادہ سے زیادہ ۱۰ اپریل تک ماہ مارچ کی رپورٹ ارسال فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

---

(۲) میری خالہ محترمہ (اہلیہ چوہدری عطا محمد صاحب) بعارضہ فالج سخت بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(مغفرت پرویز چک ۳۳ گوجرانوالہ)

زکوٰۃ اور تاجر احباب

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آیت رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ ...... الخ کی تفسیر میں اس بات کی مثال دیتے ہوئے جو زکوٰۃ کے روپے کو ایک گھڑے میں بند کر کے اس پر دو چار سیر گیہوں ڈال کر کسی ملاں کے ہاتھ فروخت کر کے اسے پھر اپنے پاس رکھ لیتا تھا۔ فرماتے ہیں :

"ہماری جماعت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اس قسم کے لوگ تو نہیں مگر ابھی ہماری جماعت میں لوگ پوری احتیاط سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔ بالخصوص تاجروں میں زکوٰۃ کے معاملہ میں بہت بڑی کوتاہی پائی جاتی ہے۔ حالانکہ زکوٰۃ کے متعلق اسلامی شریعت میں اتنے شدید احکام پائے جاتے ہیں کہ صحابہؓ کا فیصلہ یہ ہے کہ جو شخص زکوٰۃ ادا نہ کرے وہ مسلمان ہی نہیں رہتا۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اول صفحہ ۳۳۹) (ناظر بیت المال)

ایک الوداعی پارٹی

مؤرخہ ۱۳ مارچ بعد نماز مغرب ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ کی طرف سے مرزا لطف الرحمٰن صاحب نامزد مبلغ جرمنی کے اعزاز میں ایک الوداعی پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔ اکل و شرب کے بعد پارٹی کی کارروائی کا آغاز مکرم قریشی مقبول احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل کی صدارت میں قرآن کریم کی تلاوت سے ہوا جو مکرم منصور احمد صاحب آف انڈونیشیا نے کی۔ بعد ازاں مکرم ناصر احمد صاحب بی۔اے نے درثمین میں سے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ طلباء ہوسٹل کی طرف سے مسعود احمد صاحب جہلمی نے ایڈریس پیش کیا۔ جس میں انہوں نے مرزا صاحب موصوف کے اخلاص اور ایثار و قربانی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا آپ پر یہ بڑا فضل اور احسان ہے کہ اس نے آپ کو اہل مغرب کی روحانی تشنگی کو بجھانے کے لئے منتخب فرمایا ہے ہم آپ کے لئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس اعلیٰ مقصد میں کامیاب و کامران کرے۔

بعد ازاں مسٹر ڈیتلف خالد آف جرمنی نے انگریزی میں تقریر کی۔ اور پر جوش ولولہ انگیز الفاظ میں مسرت و خوشی کے جذبات کا اظہار کیا۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ مجھے انتہائی خوشی ہے کہ مرزا لطف الرحمٰن صاحب میرے ملک میں اشاعت اسلام کے لئے جا رہے ہیں۔ آپ نے دوران تقریر میں کہا کہ دوسری عالمگیر جنگ کی ہولناک تباہی سے متاثر ہو کر اہل جرمنی اب صلح و آشتی اور قلبی تسکین حاصل کرنے کے لئے بے چین و بے قرار ہیں۔ آپ نے کہا کہ جرمنی میں بے شمار مسلمان طلباء و ملازم رہائش پذیر ہیں۔ یہ سینما اور دیگر عیش و عشرت کے سامان کے لئے بے حساب روپے خرچ کرتے ہیں۔ لیکن اسلام کی اشاعت کے لئے ایک کوڑی تک خرچ کرنا گوارا نہیں کرتے۔ اب جماعت احمدیہ کے ذریعہ اہل جرمنی کی بے قراری و بے چینی دور ہو رہی ہے اور اسلام کا بول بالا ہو رہا ہے۔

ایڈریس کے جواب میں جناب مرزا صاحب نے طلباء ہوسٹل کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ محض اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ فضل و احسان ہے جس نے مجھے جرمنی میں اشاعت اسلام کے لئے چنا۔ یہ عظیم الشان کام اپنی اہمیت کے لحاظ سے ظاہر و باہر ہے۔ جس کے لئے میں آپ کی دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

آخر میں صاحب صدر نے اپنی صدارتی تقریر فرمائی اور مغرب میں تبلیغ اسلام کی اہمیت واضح کی۔

(عبد العزیز پریفیکٹ ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ)

نکاح و تقریب رخصتانہ

عزیزہ رضیہ بیگم بنت حافظ محمد امین صاحب مرحوم کا نکاح عزیزم محمد وزیر الدین صاحب کے ساتھ دو ہزار روپیہ مہر پر جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مسجد مبارک ربوہ میں مؤرخہ ۲/۱/۵۹ بعد نماز جمعہ پڑھا۔ اور مؤرخہ ۷/۱/۵۹ کو سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی سے تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین

(مختار احمد ہاشمی دار الصدر شرقی ربوہ)

درخواست دعا

(۱) مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب مدرس چک ۹۸ سرگودھا نے جے۔وی کا امتحان دیا تھا۔ صرف ایک مضمون میں وہ ناکام رہے ہیں۔ جس کا دوبارہ امتحان ۲۷ اپریل ۱۹۵۹ء کو ہو رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے ان کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمد ابراہیم چوہدری دار النصر متصل ربوہ)

فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَات

نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو (قرآن مجید)

(قسط نمبر ۲ - سلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل ۴ اپریل)

(د) بجٹ ایک ہزار اور اڑھائی ہزار روپے کے درمیان

نمبر ترتیب / نام جماعت	فیصدی وصولی: چندہ عام و حصہ آمد	فیصدی وصولی: چندہ جلسہ سالانہ	نمبر ترتیب / نام جماعت	فیصدی وصولی: چندہ عام و حصہ آمد	فیصدی وصولی: چندہ جلسہ سالانہ
۴۵ - کوہاٹ	۱۰۰	۳۹	۴۶ - چک ۹۸ ش	۵۷	۹۰
۴۷ - چک ۱۷ا چھور	۸۳	۶۴	۴۸ - پنڈ دادنخاں	۷۱	۷۵
۴۹ - دارالبرکات (ربوہ)	۷۶	۷۰	۵۰ - مرالہ	۵۴	۸۹
۵۱ - روہڑی	۱۰۰	۳۵	۵۲ - چک ۱۶۶ مراد	۸۰	۶۲
۵۳ - مانگٹ اونچے	۶۹	۷۲	۵۴ - تجا سرروڈ	۶۹	۷۲
۵۵ - جوہر آباد	۶۵	۷۵	۵۶ - گوجرہ	۶۶	۷۳
۵۷ - دادو	۷۴	۶۳	۵۸ - چکوال	۹۱	۴۶
۵۹ - چک ۸۸ ج ب بھیانہ	۵۵	۸۰	۶۰ - حافظ آباد	۷۶	۵۸
۶۱ - ڈوگری گھمن	۸۸	۴۴	۶۲ - نصرت آباد اسٹیٹ	۷۹	۵۲
۶۳ - کرونڈی	۳۲	۹۹	۶۴ - ننکانہ صاحب	۶۰	۶۸
۶۵ - گھنوکے ججہ	۱۰۰	۲۵	۶۶ - برج درکس سکھر	۷۸	۴۷
۶۷ - چک ۹۹ ش	۴۸	۷۷	۶۸ - چک ۱۲۷ R.B بہلولپور	۷۸	۵۴
۶۹ - بھیرہ	۸۲	۴۱	۷۰ - بیگم کوٹ	۷۰	۵۳
۷۱ - کھیوڑہ	۸۷	۲۵	۷۲ - چک ۵۵ ۲-ل محمود پور	۸۴	۳۸
۷۳ - ادرحمہ	۶۷	۵۳	۷۴ - رسالپور	۷۴	۵۴
۷۵ - چک ۱۳۱ ج ب گوکھووال	۵۰	۶۷	۷۶ - خانیوال	۵۷	۶۰
۷۷ - گوٹھ امام بخش	۴۰	۷۶	۷۸ - باٹا پور (لاہور)	۴۴	۷۲
۷۹ - پتوکی منڈی	۶۳	۵۲	۸۰ - چک ۳۰ ۱۱-ل	۵۵	۶۰
۸۱ - درانہ زیدکا	۴۴	۷۰	۸۲ - موسے والا	۵۶	۵۸
۸۳ - سانگلہ ہل	۴۸	۶۵	۸۴ - پرانی انارکلی (لاہور)	۶۱	۵۲
۸۵ - خانپور (رحیم یار خاں)	۷۸	۳۴	۸۶ - دھیر کے کلاں	۴۳	۴۷
۸۷ - ڈگری	۴۷	۶۱	۸۸ - ظفر آباد دیہہ لامینی	۶۷	۴۰
۸۹ - چک ۱۴ ۱۰-R	۵۷	۴۸	۹۰ - بھڈال	۴۵	۵۷
۹۱ - سانگھڑ	۴۵	۵۴	۹۲ - میرپور آزاد کشمیر	۵۲	۴۵
۹۳ - خیرپور میرس	۶۵	۳۰	۹۴ - نارنگ منڈی	۸	۸۷
۹۵ - کوٹ مومن	۵۶	۳۸	۹۶ - کوٹلی	۴۱	۵۱
۹۷ - چوہڑکانہ منڈی	۴۶	۴۶	۹۸ - منڈی بوریوالہ	۴۶	۴۵
۹۹ - محمود آباد (جہلم)	۶۲	۲۹	۱۰۰ - ٹوبہ ٹیک سنگھ	۴۵	۴۴
۱۰۱ - علی پور (مظفر گڑھ)	۳۹	۷۴	۱۰۲ - حسن باڈن	۴۱	۳۹
۱۰۳ - باغبانپورہ (لاہور)	۳۷	۴۲	۱۰۴ - برہمن بڑیہ	۴۱	۳۶
۱۰۵ - کالرہ دیوان سنگھ	۳۳	۳۴	۱۰۶ - فورٹ سنڈیمن	۴۱	۳۲
۱۰۷ - چک ۱۶۸ مراد	۳۰	۳۹	۱۰۸ - ڈبہ بابووالہ	۴۸	۲۰
۱۰۹ - سنت پورہ (لاہور)	۷۴	۲۰	۱۱۰ - دھاڑی منڈی	۲۹	۳۵
۱۱۱ - بیراج کالونی	۳۸	۲۴	۱۱۲ - بہلولپور	۴۱	۳۰
۱۱۳ - منڈی صادق آباد	۲۰	۲۷	۱۱۴ - احمد نگر (مشرقی پاکستان)	۴۳	۶
۱۱۵ - نارووا	۷	۲۸	۱۱۶ - منگلا ڈیم	۲۳	۱۲
۱۱۷ - دھرگ	۲۳	۱۱	۱۱۸ - چک ۲۷۶ گوکھووال	۳۱	۹
۱۱۹ - چک ۵۶۵ گ ب	۱۵	۷	۱۲۰ - بوگرہ	۱۶	۵
۱۲۱ - احمد آباد گوٹھی	۴	۵	۱۲۲ - میمن سنگھ	۴	۲
۱۲۳ - چک ۱۲ سنج	۱	۵	۱۲۴ - رنگپور	x	x

(ناظر بیت المال - ربوہ)

یوم مسیح موعودؑ کی مبارک تقریب پر

مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

لاہور

۲۳ مارچ ۱۹۵۹ء بروز اتوار مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں ۸½ بجے صبح بصدارت قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ جلسہ شروع ہوا۔ مسجد کے صحن میں شامیانے لگائے گئے لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ مستورات کے لئے باپردہ نشست کا انتظام کیا گیا۔ شہر میں پوسٹروں کے ذریعے جلسہ کی تشہیر کی گئی۔ غیراز جماعت احباب بھی خاص تعداد میں تشریف لائے مسجد کا مسقف حصہ اور صحن باوجود اپنی وسعت کے کم ثابت ہوا۔

تلاوت: حافظ محمود الحق صاحب نے کی

نظم: رفیق ڈار نے حضرت مسیح موعود کی مشہور نعتیہ نظم، وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا۔ خوش الحانی سے پڑھی "تجدید مذہب اور حضرت مسیح موعود" کے عنوان پر مسعود احمد صاحب بی اے آنرز بی ٹی سابق وائس پرنسپل احمدیہ کالج کماسی (غانا) مغربی افریقہ نے برجستہ تقریر کی۔

خالد ہدایت صاحب بی اے نے اپنی ایک نظم پڑھی —— "حضرت مسیح موعود کا تعلق باللہ" کے موضوع پر جناب شیخ عبد الحمید صاحب صدر حلقہ مزنگ نے تقریر فرمائی۔

ملک عبد الخالق صاحب رہتاسی نے "شان مسیح موعود" پر خوش الحانی سے نظم پڑھی۔

ملک عبد الحفیظ (طفل) نے زبانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں اور تحریروں کے اقتباسات سنائے۔ جن سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان بلند و بالا کا اظہار ہوتا تھا۔

چوہدری شاہ محمد صاحب آف گنج مغلپورہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لیکھرام کی ہلاکت کی پیشگوئی بیان کی۔

عبد الحمید صاحب شوق نے اپنی نظم پڑھی۔

جناب شیخ عبد القادر صاحب آف لائل پور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت" کے موضوع پر اثر و تاثیر میں ڈوبی ہوئی تقریر کی۔

ملک فضل کریم صاحب بی اے اور عبد الرؤف صاحب نے نظمیں پڑھیں۔

شیخ عبد القادر صاحب مربی جماعت لاہور

نے پہلی بیعت ۲۳ مارچ کے حالات وواقعات شرح بسط سے بیان کئے۔

سید بہاول شاہ نے بعنوان "سلطان القلم کا اعجاز تحریر و تقریر" پر مؤثر طریق سے تقریر فرمائی

قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ نے صدارتی تقریر "خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار" کے موضوع پر تقریر کی۔

مکرم جناب چوہدری اسد اللہ خاں صاحب بار ایٹ لا کا پیغام "یوم مسیح موعود کی اہمیت" حاضرین کو سنایا گیا۔

دعا پر ۱۱½ بجے جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علی ذالک!

سیکرٹری اصلاح و ارشاد

جماعت احمدیہ - لاہور

راولپنڈی

مورخہ ۲۲ مارچ بروز اتوار "یوم مسیح موعود علیہ السلام" کی تقریب پر جلسہ منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت نے سرانجام دئے۔ تلاوت قرآن کریم و نظم خوانی کے بعد صدر جلسہ نے جلسہ کی غرض و غایت بتلائی۔ ازاں بعد مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد نے "مذاہب عالم کی مقدس کتابوں اور الہی نوشتوں سے خوشخبریاں" کے موضوع پر تقریر کی۔

مکرم محمد شفیع صاحب اشرف نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے معیار" پر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد مکرم دین محمد صاحب شاہد ایم اے نے "حضرت مسیح موعود کے کارنامے" کے موضوع پر ایک مدلل تقریر فرمائی۔

آخر میں صاحب صدر میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ نے "قل ان کنتم تحبون اللّٰہ" اور "بعد از خدا بعشق محمد مخمرم - گر کفر این بود بخدا سخت کافرم" کی ایمان افروز تفسیر فرمائی۔ اور بیان کیا کہ کس طرح حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اللہ تعالیٰ کی محبت - رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سرشار تھے۔

جلسہ دو گھنٹہ تک جاری رہا۔ نماز مغرب کا وقت آجانے پر اجتماعی دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ تمام حاضرین جلسہ کی جلسہ گاہ میں ہی افطاری روزہ کرائی گئی۔ مستورات بھی خاصی تعداد میں شریک تھیں۔ جلسہ گاہ کو جھنڈیوں اور قطعات سے سجایا گیا تھا۔

سیکرٹری اصلاح و ارشاد - جماعت احمدیہ راولپنڈی

درخواست دعا

مکرم چوہدری منور احمد صاحب سائیکل مرچنٹ ملتان مورخہ ۳۰/۳ کو مسجد احمدیہ حسین آگاہی میں معتکف ہوئے ہیں۔ احباب کرام سے ان کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے درخواست دعا ہے۔

بورنیو کے ایک مخلص احمدی کا انتقال (بقیہ صفحہ ۵)

اس مسجد کی تعمیر میں سب سے پیش پیش حصہ کنچی صاحب مرحوم ہی کا تھا۔ اور انہیں بڑے شوق سے اس امر کی انتظار تھی کہ کب یہ مسجد مکمل ہوگی۔ اور ہم اس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرینگے

خوش طبع اور حلم وبردباری ان کی طبیعت کا بہت ہی نمایاں خاصہ تھا۔ مگر خوش طبع اور کم گوئی کے ساتھ ساتھ تبلیغ میں بھی ان کا مقام بلند تھا۔ دنیوی کاروبار کے ساتھ ساتھ برابر تبلیغ اسلام بھی جاری رہتی۔ مگر کسی سے بحث نہیں لڑائی نہیں۔ جھگڑا نہیں۔ جسے بھی تبلیغ کرتے۔ اول تو آپ کی نیک زندگی ہی سے سلسلہ کی طرف کھنچ آتا تھا۔ ہمارے چینی نومسلم بھائی محمد شریف نیو صاحب جو بدھ مذہب سے اسلام میں داخل ہوئے اور جنہیں اکتوبر میں ربوہ قادیان اور حضرت امیرالمومنین ایدہم اللہ کی زیارت بھی نصیب ہوئی۔ آپ سیٹھ عبدالقادر صاحب اور کنچی صاحب مرحوم ہی کی تبلیغ کا ثمر ہیں۔ خود شریف صاحب نیو کی طبیعت میں بھی نیکی اور پاکیزگی ایسی پائی جاتی ہے کہ نور احمدیت نے نزول کے لئے ان کے دل کو نہایت مناسب مقام پایا۔ اور احمدیت میں داخل ہونے کے بعد پھر انہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرمی زہری صاحب اور مکرمی محمد سعید صاحب انصاری جیسے معلم اور مربی بھی میسر آئے۔ جن کی تربیت میں شریف نیو صاحب نے علمی اور عملی ہر لحاظ سے سنجیدگی کے ساتھ احمدیت کے ساتھ وہ لگاؤ پیدا کیا کہ ہم میں سے بہتوں کے لئے یہ نوجوان بھی ایک عملی نمونہ ہے۔ اور احمدیت کی صداقت کا بھی ایک زندہ ثبوت ہے۔

مرحوم کی نیکی اور شرافت طبع کا رنگ ان کی اولاد میں بھی ہے۔ ایک جوان سعید الطبع لڑکا ان کی بڑی بیوی سے ہے۔ اور دو کم سن لڑکیاں دوسری بیوی کے بطن سے چھوڑی ہیں جو سیٹھ عبدالقادر صاحب کی نواسیاں ہیں۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام قرب و محبت عنایت فرمادے۔ اور وہ دنیوی اور دینی ہر پہلو سے ان کے عیال اور اولاد کا کفیل ہو۔

اللھم صل علی سیدنا محمد وآلہ وعلیٰ المسیح الموعود وبارک وسلم۔ انک حمید مجید۔

رمضان المبارک کی برکات اور ارشادات نبویہ

(بقیہ صفحہ ۳)

کہ پھر سال بھر کے روزے بھی اس کا عوضانہ نہیں ہوسکتے۔ رمضان المبارک کے دنوں کے روزے اور راتوں کا قیام نتیجہ خیز تب ہی ہوتا ہے جب پورے خلوص اور کامل شرائط کے ساتھ انہیں ادا کیا جائے اور ان کے روحانی مقاصد کو پیش نظر رکھا جائے ورنہ حضور علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق روزوں سے بجز بھوکے رہنے کے اور قیام اللیل سے بجز جاگتے رہنے کے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ حضور کا منشاء مبارک یہ ہے کہ مسلمان اپنے ان روحانی مجاہدات کو مثمر ثمرات حسنہ بنانے کے لئے پوری کوشش کریں۔

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

ٹیلیفون:- دفتر لاہور ۴۴۴۹ - جنرل بکنگ آفس سرگودھا ۲۴۳۸ - دفتر اے گروپ سرگودھا ۴۲۶۰ نیز ۲۱۶۳ - دفتر بی گروپ سرگودھا ۲۳۹۵ - جنرل مینیجر گروپ سرگودھا ۲۱۹۳

نمبر سروس	پہلی	دوسری	تیسری	چوتھی	پانچویں	چھٹی	ساتویں	آٹھویں	نویں	دسویں	گیارھویں
از سرگودھا برائے لاہور	۳½	۴½		۶½	۷½	۸-۴۵	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۴½	۱۶
از لاہور برائے سرگودھا	۲½	۵½	۷-۱۵	۸½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۴	۱۵	۱۶	۱۹
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵½	۱۰-۲۰	۵-۱۵								
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵½	۱۰-۲۰	۵-۱۵								
از سرگودھا برائے کانڈیوالہ	۱۴	۱۶									
از کانڈیوالہ برائے سرگودھا	۶	۶-۱۵									

نوٹ:- لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے۔

(جنرل مینجر)

نارتھ ویسٹرن ریلوے
اشتہار

نمبر W/۷۷۰/۸ - II مورخہ ۳۰ مارچ ۱۹۵۹ء

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر ملتان کو مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ۲۰ اپریل ۱۹۵۹ء کے ایک بجے بعد دوپہر تک ٹنڈر لول ریٹ سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں ٹنڈرز اسی روز سوا ایک بجے سب کے سامنے کھولے جائیں گے

نوعیت کام	تخمینہ لاگت	زرضمانت
۱۔ سمہ سٹہ اور لودھراں سیکشن میں آدم واہن کے قریب ستلج کے ایمپرس برج پر چڑھاؤ کے جانب نقصان زدہ T.S. ہٹھ کو مضبوط بنانا اور چھوڑے ہوئے بند کی Guide bund heads کی مرمت۔	۶۰,۰۰۰/-	۱۵۰۰/- روپے
۲۔ جھنگ منڈی والی سیکشن میں چنڈ کے قریب چناب پر دواز برج کے چڑھاؤ کی جانب بائیں گائڈ بند پر armoured stone اور Broken cut channel کی فراہمی	۹۵,۰۰۰/-	۲۰۰۰/-

ٹنڈرز لازمی طور پر مقررہ فارموں پر داخل کئے جائیں۔ جو زیر دستخطی کے دفتر سے ایام کار میں سے کسی روز بھی ۲۰ اپریل ۵۹ء کے گیارہ بجے دن تک قیمتاً حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداران کو یہ فارم ایک روپیہ فی فارم اور غیر منظور شدہ ٹھیکیداران کو چار روپے فی فارم کے حساب سے ملے گا۔ فارم کی قیمت واپس نہ کی جائیگی۔

جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہو۔ انہیں اس بارہ میں سابقہ تجربہ اور مالی پوزیشن کے متعلق اسناد کی مصدقہ نقول بھی ٹنڈرز کے ہمراہ پیش کرنی چاہئیں۔ ان نقول پر کسی گزیٹڈ افسر کی تصدیق ثبت ہونی چاہیئے۔ جن ٹنڈروں کے ساتھ مکمل تفصیلات درج نہ ہوں گی وہ رد کر دیئے جائیں گے۔

تفصیلی شرائط اور دیگر کوائف درخواست پیش کرکے زیر دستخطی کے دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ۔ این ڈبلیو آر ملتان)

تلاش گمشدہ لڑکا

میرا لڑکا جو بولنے سے معذور ہے بعمر قریباً سات سال یکم اپریل سے ربوہ سے لاپتہ ہے۔ لالیاں، احمد نگر، سرگودھا، چنیوٹ، چک جھمرہ اور لائلپور کے احباب سے بالخصوص عرض ہے کہ اگر اس بچہ کو دیکھیں تو براہ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔

خاکسار محمد عبداللہ معرفت احمدیہ مسجد لائلپور
یا
خورشید احمد صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل ربوہ